

## 59934-حدیث الحذبین میں استئار اور تزہ میں فرق

### سوال

صحیح بخاری میں حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وو قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا:

"ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے، اور انہیں کسی بڑی چیز کی بنا پر عذاب نہیں ہو رہا، یا یہ فرمایا: پھر فرمایا: کیوں نہیں، ان میں سے ایک شخص تو پیشاب سے بچتا نہیں تھا، اور دوسرا شخص چھلی اور غیب کرتا تھا"

اور صحیح مسلم میں بھی یہی حدیث وارد ہے، اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اور دوسرا شخص پیشاب سے بچتا نہیں تھا"

میر اسوال یہ ہے کہ حدیث میں استئار اور تزہ کا لفظ استعمال ہوا ہے اس میں کیا فرق ہے، اور دونوں روایتوں میں موافقت کیسے دی جاسکتی ہے؟

### پسندیدہ جواب

یہ حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ یا کہ کے باغوں میں سے ایک باغ کے پاس سے گزرے تو دوناں نوں کو ان کی قبر میں عذاب دیے جانے کی آواز سنی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے لگے:

"ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے، اور انہیں عذاب کسی بڑی چیز کی بنا پر نہیں ہو رہا، پھر فرمایا: کیوں نہیں، ان میں سے ایک شخص تو اپنے پیشاب سے بچتا نہیں تھا، اور دوسرا چھلی اور غیب کرتا تھا، پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی ایک سبز ہنسی منگوائی اور اسے دو ٹکڑے کر کے ہر قبر پر ایک ٹکڑا کر دیا۔

کسی نے عرض کیا اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ایسا کیوں کیا؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امید ہے کہ جب تک یہ خشک نہ ہو گی یا ان کے خشک ہونے تک ان پر تخفیف کی جائیگی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (216) صحیح مسلم حدیث نمبر (292)

اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"الایستمنہ عن البول او من البول"

اور نسائی کی روایت میں ہے:

"الایستبری من بوله"

علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح نسائی میں اسے صحیح کہا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان : "لایستر من بولہ" اس میں تین روایات ہیں : "ایستر" وہ تاء کے ساتھ اور "ایسترنہ" زاء اور ہاء کے ساتھ اور "ایستبری" باء اور ہمزہ کے ساتھ، یہ سب روایات صحیح ہیں اور ان کا معنی یہ ہے کہ وہ پیشاب کے چھینٹوں سے اعتتاب اور احتراز نہیں کرتا تھا۔

دیکھیں : شرح مسلم للنبوی (3/201) اختصار کے ساتھ۔

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

قولہ : "لایستر" اکثر روایات میں ایسا ہی ہے، اور ابن عساکر کی روایت میں "ایستبری" کے لفظ ہیں، اور مسلم اور ابو داؤد کی اعمش سے مروی روایت میں "ایسترنہ" کے لفظ ہیں۔ اکثر روایات کی بنابر "ایستر" کا معنی یہ ہو گا کہ : وہ اپنے اور پیشاب کے درمیان آڑ نہیں کرتا تھا یعنی وہ اس کے چھینٹوں خفاظت نہیں کرتا تھا، تو لایسترنہ والی روایت کے موافق ہو جائیگا کیونکہ تنزہ البعد کو کہا جاتا ہے۔

اور ابو نعیم کی المستخرج میں وکیع عن الاعمش کے طریق سے روایت میں ہے کہ : "لایتوق" اور یہ تفسیر ہے کہ اس سے کیا مراد ہے، اور بعض علماء نے اسے اپنے ظاہر پر ہی رکھتے ہوئے کہا ہے کہ اس کا معنی ہے کہ : وہ اپنی شر مگاہ نہیں چھپتا تھا... اور "الاستبراء" والی روایت تو بجاو کے اعتبار سے زیادہ بلطف ہے۔

ابن دقیق العید کہتے ہیں کہ : اگر استار کو حقیقت پر مgomول کیا جائے تو یہ لازم آتا ہے کہ صرف شر مگاہ تنگی کرنا ہی مذکورہ عذاب کا سبب ہے، اور حدیث کا سیاق و سبق اس کی دلیل ہے کہ عذاب قبر کا باعث تو خاص پیشاب تھا، اس کی طرف اشارہ کرتا ہے جسے ابن خزیس نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مرفوع حدیث کو صحیح کہا ہے کہ :

"قبر کا اکثر عذاب پیشاب سے ہے"

یعنی پیشاب سے نہ پچا عذاب قبر کا باعث ہے، وہ کہتے ہیں : اس کی تائید حدیث میں "من" کے الفاظ سے ہوتی ہے، جب اس کی اضافت بول کی طرف ہوئی تو استار کی نسبت جو معلوم تھی بول کی طرف ہے وہ عذاب کا سبب ہے۔

دوسرے معنوں میں اس طرح کہ : عذاب کا ابتدائی سبب پیشاب ہے، اور اگر اسے صرف شر مگاہ تنگی کرنے پر ہی مgomول کرنا متعین ہو گیا تاکہ سب احادیث کے الفاظ ایک معنی پر جمع ہو جائیں، کیونکہ اس کا مخراج ایک ہی ہے، اور اس کی تائید مسند احمد کی ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی حدیث سے ہوتی ہے جو کہ ابن ماجہ میں بھی ہے :

"ان میں سے ایک کو پیشاب کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے"

اور طبرانی میں بھی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس جسمی ہی حدیث ملتی ہے۔

دیکھیں : فتح الباری (1/318)۔

صنعاً فی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ ان میں سے ایک کے عذاب کا سبب یہ تھا کہ : "اس لیے کہ وہ پیشاب سے اجتناب اور بچاؤ اختیار نہیں کرتا تھا" یا اس لیے کہ وہ اپنے پیشاب سے پردا نہیں کرتا تھا یعنی وہ اپنے اور اپنے پیشاب کے مابین آڑ نہیں کرتا تھا مگر کچھ چینی پڑنے سے نک سکے، یا اس لیے کہ وہ بچا نہیں تھا، یہ سب الفاظ روایات میں وارد ہیں، اور سب کے سب پیشاب سے بچنے اور اس کے چھینٹوں پڑنے کی حرمت پر دلالت کرتے ہیں۔

دیکھیں : سبل السلام (119/1-120).

خلاصہ یہ ہوا کہ :

صحیح روایات کے الفاظ یہ ہیں :

"لایسٹر" اور "لایسٹری" اور "لاینر" یہ سب الفاظ ایک ہی معنی پر دلالت کرتے ہیں، جیسا کہ آئندہ کرام کی کلام، بیان ہو چکی ہے، اور اس میں اختلاف اصل کلمہ اور اس کے لغوی استقاق میں ہے لہذا کلمہ "لایسٹر" استار سے ہے، اور اس کا معنی یہ ہے کہ وہ اپنے اور اپنے پیشاب کے مابین آڑ نہیں کرتا تھا۔

اور "لایسٹری" استبراء سے ہے جو کہ صفائی اور خاطلت کے معنی ہے۔

اور "لاینر" کا لفظ ترجمہ سے ہے اور اس کا معنی ابعاد اور دوری ہے۔

واللہ اعلم۔